بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۷ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۷ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۱۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ ہجرت۔ آج ۱۰ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پیچش کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو بفضل خدا آرام ہے

کل ڈیڑھ بجے کی گاڑی سے مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان دہلی سے تشریف لے آئے ہیں۔ ان کی طبیعت اچھی ہے۔

کل شام میاں فتح محمد صاحب محلہ دارالرحمت نے اپنے لڑکے میاں محمد شریف صاحب اشرف کے ولیمہ کی ...

قطعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

نکال دے مرے دل سے خیال غیروں کا — محبت اپنی مرے دل میں ڈال دے پیارے

یہ گھر تو تُو نے بنایا تھا اپنے رہنے کو — بتوں کو کعبۂ دل سے نکال دے پیارے

اُچھل چکا ہے بہت نام لات و عُزّیٰ کا — اب اپنا نام جہاں میں اُچھال دے پیارے

حیات بخش وہ جس پر فنا نہ آئے کبھی — نہ ہو سکے جو تبہ ایسا مال دے پیارے

بُجھا دے آگ مرے دل کی آبِ رحمت سے — مصائب اور مگارہ کو ٹال دے پیارے

مرزا محمود احمد
(۱۵ مئی ۱۹۴۴ء)

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ

موعود کل ادیان کی آمد کا انتظار کرنیوالوں کی ناکامیاں

خدا تعالےٰ کی اس سنت کے ماتحت کہ مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس کا انکار کرنے کے علاوہ اس کے ساتھ استہزاء نہ کیا گیا) موجودہ زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواہ ہزار بار انکار کیا جائے۔ اس میں شک وشبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔ کہ دنیا کے کونے کونے سے یہ آواز بلند ہو رہی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ مامور من اللہ کی بعثت کا محتاج ہے۔ اور چونکہ وہ تمام علامات اس زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔ جو مختلف مقدس صحیفوں میں آخری زمانہ کے موعود کے متعلق آئی ہیں۔ اس لئے اس کی بعثت کے متعلق بڑی بے تابی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ہمیں ایک دور دراز کے جزیرہ نیوزی لینڈ سے ایک کارڈ موصول ہوا۔ جس کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے۔

Issued by authority of the Heavenly Father in the Cause of Salvation.

†

THE GOOD NEWS

The Lord Jesus Christ is coming to end the tribulation and to take up His Kingdom on the 17th July, 1944. Prepare ye the way of the Lord.

CAMPAIGN FOR A TRUE CHRISTIAN BROTHERHOOD
95 QUEEN STREET, AUCKLAND, NEW ZEALAND.

اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

خوشخبری

دنیا کی مصیبت کو ختم کرنے اور اپنی بادشاہت پر قابض ہونے کے لئے خداوند یسوع مسیح ۱۷ جولائی ۱۹۴۴ء کو آ رہا ہے۔ خداوند کے لئے رستہ تیار کرو۔

یہ ایک عیسائی برادری کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ اور اس کے لئے ۱۷ جولائی ۱۹۴۴ء کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں۔ کہ اس کا بھی وہی حشر ہو گا۔ جو اس سے پہلے اسی قسم کے کئی ایک اعلانات کا ہو چکا ہے۔ کہ یہ تاریخ آئے گی۔ اور یونہی گزر جائے گی لیکن اس سے یہ تو ثابت ہے۔ کہ آنیوالے کا انتظار اب انتہاء کو پہنچ چکا ہے۔ اور عیسائی دنیا اس کے لئے بے قرار ہو رہی ہے۔

یہی حالت دوسرے مذاہب کے لوگوں کی ہے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے اخبارات میں یہ اعلان چھپا تھا۔ کہ "۲۰ مارچ کو ہری کے پتن پر جہاں ستلج اور بیاس آپس میں ملتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کا امام مہدی، ہندوؤں کا شری نہ کلنک اوتار اور عیسائیوں کا ابن آدم دریا سے نکلے گا۔"

(ویر بھارت ۱۶ مارچ ۔ انقلاب ۱۵ مارچ)

یہ تاریخ گزر چکی ہے۔ مگر جس کے ظہور کا انتظار تھا۔ وہ ظاہر نہ ہوا۔ اور ہو کس طرح سکتا ہے جبکہ آنے والا عین وقت پر حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حُلّہ میں آ چکا ہے۔ بے تابانہ انتظار کرنے والوں کی پے درپے ناکامیاں بھی آپ کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہیں۔ کاش اس پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے ❊

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

معذرت

پریس کی دقت کے باعث بعض پرچے پوسٹ ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ انتظام درست کیا جا رہا ہے۔ امید ہے قریب ہی زمانہ میں یہ دقت رفع ہو جائے گی۔ لیکن اخبار کی دقت اشاعت کی ترقی سے دور ہو سکتی ہے۔ احباب توسیع اشاعت کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ضروری اعلان برائے واقفین زندگی

جن واقفین زندگی کو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں برائے انٹرویو حاضر ہونے کی اطلاع بذریعہ چٹھی دی گئی ہے۔ ان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء سے پہلے پہلے انٹرویو کے لئے قادیان حاضر ہونے کی کوشش کریں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

دعا کے فوائد

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱)

ایک مالک کا ایک نوکر ہے۔ اور اسے دونوں وقت اس کے ہاں سے کھانا ملتا ہے مگر کبھی ۱۲ بجے کبھی ایک بجے کبھی ۱۱ بجے۔ اب اگر کسی دن وہ نوکر گھر میں یہ کہلا بھیجے۔ کہ آج مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ میری روٹی ابھی ۱۰ بجے بھیجدو۔ تو عموماً مالک اس صورت میں اسے فوراً کھانا بھیجدیتا ہے۔ اگر وہ نہ مانگتا تو اس دن بھی اسے شاید بارہ بجے کھانا ملتا یا ایک بجے۔ پس مانگنے کی وجہ سے اس کی خواہش کے مطابق بوقت ضرورت کھانا اسکو مل گیا۔ سو پہلا فائدہ دعا کا یہ ہوا کہ ملنے والی چیز بروقت مل جاتی ہے۔

(۲)

فرض کرو مالک کے گھر میں ایک نئی چیز کسی مہمان کے لئے پکی ہے۔ مثلاً حلوا۔ اب وہ نوکر یہ کہلا بھیجتا ہے۔ کہ ہمارا جی بھی آج میٹھا کھانے کو چاہتا ہے۔ مہربانی کرکے ہمیں بھی کچھ حلوا بھیجدیں۔ تو ایک شریف مالک ضرور اسے بھی کچھ حلوا بھیجدیگا۔ اگر وہ سوال نہ کرتا تو غالباً اسے روزانہ ملنے والی روٹی ہی ملتی حلوا نہ ملتا۔ پس دعا سے زائد چیز بھی مل جاتی ہے۔

(۳)

تیسرا فائدہ دعا کا یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دعا کرنے والے کا لحاظ رکھتا ہے۔ اور اس کی پروا کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ یعنی اگر تم مجھ سے دعا نہ مانگتے رہو۔ تو پھر میں بھی تمہاری پروا نہ کرونگا۔ اور یہی پروا اور لحاظ بڑھتے بڑھتے دوستانہ اور محبت میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ پس تیسرا فائدہ دعا کا یہ ہے۔ کہ مالک پروا کرنے لگ جاتا ہے۔

(۴)

چونکہ بموجب نص قرآنی ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اور بموجب فرمودہ آنحضرت ؐ ہر دعا مومن کی کسی نہ کسی صورت میں قبول ہوتی ہے۔ خواہ اسی شکل میں نہ ہو۔ اور دنیاوی اور ظاہری فائدہ اسکا مانگنے والے کو نہ بھی ملے۔ تو بھی اگلے جہان کے لئے ایک خزانہ اس شخص کے لئے جمع ہوتا رہتا ہے۔

(۵)

دعا کرنے والے کو خدا پر ایمان اور توکل اور اسکی صفات اور حکمتوں پر مشاہدہ اور یقین حاصل ہوتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت ہمیشہ ترقی کرتی رہتی ہے۔

مجلس انتخاب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی مختصر روئداد

۷ مئی۔ مجلس انتخاب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کا اجلاس زیر صدارت چودھری عبد الواحد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر مسجد احمدیہ سرینگر میں منعقد ہوا۔ جو پورے نو گھنٹے ۱۱½ بجے رات تک جاری رہا۔ کشمیر کی اکثر جماعتوں کے نمائندے اور مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل مہتمم تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ کشمیر شامل اجلاس تھے افتتاحی تقریر میں چودھری عبد الواحد صاحب نے اسلام میں مشورے کی اہمیت اور اس مجلس کے نمائندوں کے فرائض کیطرف توجہ دلائی اور بتلایا۔ کہ اگرچہ ہمارے عزائم کے مقابلہ میں ہماری طاقت بالکل کمزور ہے۔ اور ممکن ہے دشمن ہماری طاقت اور ہمارے ارادوں کا موازنہ کرکے ہم پر ہنسیں۔ لیکن انبیاء کی جماعتیں شروع میں اس طرح بظاہر کمزور نظر آتی ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے غالب کر دیتا ہے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کے مبارک دور کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو متوجہ کیا۔ کہ وہ حضور کے ارشادات کے مطابق قربانیاں کریں۔ چونکہ اس مجلس میں خلیفہ عبد الرحیم صاحب ہکم ایسے صحابی موجود تھے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سنی ہیں۔ اس لئے افتتاحی تقریر کے بعد چودھری صاحب نے ان سے درخواست کی۔ کہ دعا کرائیں۔ خلیفہ صاحب کے دعا کرانے کے بعد چودھری صاحب کے زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ جسمیں غلام محمد صاحب میر پراونشل سیکرٹری تبلیغ نے تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے متعلق تجاویز پیش کیں۔ اکثر تجاویز بحث و تمحیص کے بعد پاس ہوگئیں۔ اسلامی تمدن کے قیام اور غیر شرعی رسوم کے دور کرنے کے لئے ایک کمیٹی زیر صدارت مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ مقرر کی گئی۔ جو کشمیر میں رائج شدہ مختلف رسوم کے متعلق تحقیقات کرکے اپنی رپورٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے پیش کریں گے۔ اور امیر صاحب یہ رپورٹ حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائیں گے۔

نیز قرار پایا کہ امسال صوبائی سالانہ جلسہ پاڑی پورہ متصل کولہ گام میں ۱۱-۱۲ اگست کو منعقد ہو۔ اور ہر جماعت اس جلسہ کے علاوہ اپنی جگہوں پر سال بھر میں کم از کم ایک تبلیغی جلسہ ضرور منعقد کرے۔ اس کے بعد رشی نگر آسنور اور شورت کینہ پورہ وغیرہ میں احمدیوں کی مخالفت کے معاملات پر [illegible]

۳۱ مئی ۱۹۴۴ء کی خصوصیت

۳۱ مئی کی تاریخ تحریک جدید میں ایسی شاندار اہمیت رکھتی ہے۔ کہ مجاہدین تحریک جدید اپنے امام کے ارشاد (مئی میں قسط ادا کرنا پڑتی ہے) کی تعمیل میں نہ صرف قرض لے کر اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ بلکہ دعا کی غرض سے نام پیش کرنے کے لئے تاروں کے ذریعہ بھی روپیہ ارسال کرتے ہیں۔ مگر ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء کی تاریخ ایک اور خصوصیت بھی رکھتی ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ تاریخ تحریک جدید کے دس سالہ پہلے دور کی آخری تاریخ ہے۔ چونکہ اس سال کے وعدے بھی نہایت شاندار اور قابل تعریف ہیں اس لئے وصولی بھی نہایت شاندار ہونی چاہیئے۔ پس اے دوستو وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں عملی حصہ لو۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی علالت

گجرات ۱۴ مئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے عزیزم خادم کا بخار اب تدریجاً کم ہو رہا ہے۔ اور حالت رو بصحت ہے۔ بخار کے کم ہونے کی رفتار بہت سست ہے کم از کم ٹمپریچر ۹۷.۸ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۰.۴ تھا۔ جو پرسوں کے مقابلہ میں معمولی فرق کے ساتھ کم تھا۔ کیونکہ پرسوں کم از کم ٹمپریچر ۹۸ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۰.۶ تھا۔ آج عزیز موصوف کے بخار کا سولہواں دن ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ خاکسار برکت علی

[illegible] احباب کو انتہائی کوشش و عمل اور دینی اصلاح اور تبلیغ [illegible] اور جماعتوں کے کارکنوں کو ہدایت کی۔ کہ وہ ضروری امور کی رپورٹ باقاعدہ [illegible]

قیام توحید —— اور —— حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کا وہ پُرشوکت کلام جو مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہُوا۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔" "روح الحق" سے مراد اللہ تعالیٰ کی توحید ہے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ فروری ۱۹۴۴ء میں یہی تصریح فرمائی ہے۔ کہ "روح الحق توحید کی روح کو کہا جاتا ہے۔ اور یہی بات تو یہ ہے۔ کہ اصل چیز خدا تعالیٰ کا وجود ہی ہے۔ باقی سب چیزیں اظلال اور سائے ہیں۔ پس روح الحق سے مراد توحید کی روح ہے۔" (الفضل ۱۶ فروری ۱۹۴۴ء) گویا مصلح موعود کی ایک ضروری علامت اللہ تعالیٰ نے یہ مقرر فرمائی ہے۔ کہ وہ دنیا میں توحید قائم کرنے والا ہوگا۔

خلافت حقہ کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت استخلاف میں ایک یہی علامت بیان فرمائی ہے کہ یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً یعنی اللہ تعالیٰ کے برحق خلفا صرف میری ہی عبادت کریں گے کسی غیراللہ کو وہ کسی طور پر بھی اس کا شریک نہیں بنائیں گے۔ گویا الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی اور قرآن پاک نے خلیفہ برحق کی یہ ایک ضروری علامت قرار دی ہے کہ وہ دنیا میں خالصاً توحید الٰہی کا علمبردار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ یہ علامت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی میں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گزشتہ تیس سالہ زندگی ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس کے کسی ورق اور کسی گوشہ میں شرک کا خفیف سے خفیف شائبہ بھی ہمیں نظر نہیں آتا۔ بلکہ یہی نظر آتا ہے۔ کہ حضور ہمیشہ خفی سے خفی شرک سے بھی مجتنب رہے اور اپنے قول و فعل سے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو بھی یہی سبق دیتے رہے کہ

میں واحد کا ہوں دلدادہ
اور واحد میرا پیارا ہے
گر تو بھی واحد بن جائے
تو میری آنکھ کا تارا ہے

حضور کس شان کے توحید پرست ہیں اور کس طرح دنیا میں توحید کو قائم کرنے میں کوشاں ہیں۔ اس کے لئے میں چند مثالیں عرض کرتا ہوں۔ (۱) بچپن ہی سے حضور ایدہ اللہ کو توحید الٰہی کے ساتھ خاص تعلق رہا ہے چنانچہ ۱۹۰۶ء میں جبکہ حضور کی عمر صرف سترہ سال کی تھی۔ آپ نے پہلی پبلک تقریر فرمائی اس تقریر کے لئے حضور نے توحید کا موضوع منتخب فرمایا۔ گویا حضور کی پبلک زندگی "قیام توحید" کی کوشش سے شروع ہوئی یہ تقریر کس شان کی تھی۔ جس کے متعلق انہی دنوں الحکم میں یہ سطور چھپ چکی ہیں۔ "برج نبوت کا روشن ستارہ۔ درج رسالت کا درخشندہ گوہر محمود سلمہ الودود شرک پر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا ..... کیا بتاؤں فصاحت کا ایک سیلاب تھا۔ جو اپنے پورے زور سے بہہ رہا تھا واقعی اتنی چھوٹی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں... اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ مسیحیت مآب کی تربیت کا جوہر کس درجہ کمال پر پہنچا ہوا ہے"
(الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

(۲) زبان سے تو ہر شخص توحید کا اقرار کر سکتا ہے۔ لیکن توحید پر حقیقی ایمان کا پتہ اس وقت چلتا ہے۔ جبکہ ہر طرف سے مشکلات و مصائب کا ہجوم ہو۔ پریشانی تفکرات۔ اور غم و اندوہ کے بادل منڈلا رہے ہوں۔ امید کی کوئی شعاع نظر نہ آتی ہو۔ ان حالات میں جو انسان دنیا کی کسی طاقت و قوت سے مرعوب نہ ہو۔ اور اپنی تمام امنگوں اور امیدوں کو پورے یقین کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی کے ساتھ وابستہ رکھے۔ یقیناً ایسا شخص ہی حقیقی معنوں میں موحد کہلا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں اس وقت تک اپنوں اور بیگانوں کی مخالفتوں اور مشکلات و مصائب کے بڑے بڑے نازک مواقع آ چکے ہیں۔ لیکن ہر موقعہ پر حضور نے ایمان باللہ کا اتنا عظیم الشان نمونہ دکھایا۔ جو کم از کم موجودہ زمانہ میں یقیناً عدیم النظیر ہے۔ میں نمونۃً صرف دو مثالیں عرض کرتا ہوں۔

(ا) ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہُوا یہ جماعت احمدیہ کے لئے نہایت نازک وقت تھا۔ سلسلے کا خزانہ خالی تھا۔ اور وہ لوگ جو جماعت کے لئے بمنزلہ ستون خیال کئے جاتے تھے۔ یہ دعوےٰ کرتے ہوئے الگ ہو چکے تھے۔ کہ جماعت کا ۹۵ فیصدی حصہ ہمارے ساتھ ہے۔ یہ لوگ پروپیگنڈے کے خوب ماہر تھے۔ اور اپنی پوری کوشش حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے خلاف صرف کر رہے تھے۔ ایسی نازک گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان موحد بندہ بانگ دہل اعلان کر رہا تھا۔ کہ "مجھے تسلی اور یقین ہے اور ذرا بھی وہم نہیں خدا تعالیٰ مظفر و منصور کرے گا۔ اور ضرور کرے گا۔" (تقریر ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء) "مجھے اس نے اسی طرح خلیفہ بنایا۔ جس طرح پہلوں کو بنایا۔ ..... یہ خدا کا دین ہے اور کون انسان ہے۔ جو خدا کے عطیہ کو مجھ سے چھین لے۔ خدا تعالیٰ میرا مددگار ہوگا۔ میں ضعیف ہوں۔ مگر میرا مالک بڑا طاقتور ہے۔ میں کمزور ہوں۔ مگر میرا آقا بڑا توانا ہے ..... میرا رب فرشتوں کو میری مدد کے لئے نازل فرمائے گا۔ (انشاء اللہ) میں بے پناہ ہوں۔ مگر میرا محافظ وہ ہے۔ جس کے ہوتے ہوئے کسی پناہ کی ضرورت نہیں۔" (۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء)

(ب) ۱۹۳۴ء میں احرار نے ملک کے تمام شرارت پسند عناصر کو اپنے ساتھ ملا کر اور گورنمنٹ کے ایک حصہ کی مدد کے ساتھ جماعت احمدیہ پر بہت بڑی یورش کی۔ مخالفت کا یہ طوفان اپنی نوعیت کے لحاظ سے اتنا شدید تھا۔ کہ عام لوگ خیال کر رہے تھے۔ کہ جماعت اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ لیکن عین اس وقت جبکہ یہ فتنہ زوروں پر تھا۔ ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ "جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ایسے مقام پر کھڑا کیا ہو۔ جو دنیا کی اصلاح کا مقام ہے...... اس کی تدابیر کو دنیا میں خود کامیاب کیا کرتا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ کو آخر تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ یہ اس کی غلطی تھی۔ اور ہم حق پر تھے...... کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پُرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے۔ اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔" (خطبہ جمعہ از فاروق ۱۲ نومبر ۱۹۳۴ء)

ذرا اندازہ لگائیے! مخالفتوں کی انتہائی نازک گھڑیوں میں ایمان اور یقین کی یہ کیفیت کتنے پاکیزہ قلب اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کتنے محکم ایمان کی آئینہ دار ہے۔ کیا وثوق اور تحدی کے ساتھ اپنی کامیابی کا یوں اعلان کرنا بجز اللہ تعالیٰ پر زندہ اور کامل ایمان کے ممکن ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے قلوب میں توحید کا جو بلند مقام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل دو مثالوں سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے:-

(۱) تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین قادیان میں ایک دفعہ ایک نظم شائع ہوئی۔ جس کے ایک شعر کا مضمون یہ تھا کہ "میں ہی نہیں بلکہ میری طرح اور بھی بہت سے محمود (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ) کے پرستار ہیں"۔ جب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظر سے یہ نظم گزری۔ تو اس پر حضور نے ایک مضمون "خذوا التوحید

…توحید یا ابناء الفارس" کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا۔ اسی مضمون میں حضور فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ لفظ (یعنی پرستار ناقل) دیکھ کر سخت صدمہ ہوا۔ اور اب تک میرا دل اس سے تکلیف محسوس کر رہا ہے۔ میں نے رسالہ کے منتظمین سے اس کی شکایت کی۔ تو اُردو رسالہ کے نگران استاد نے یہ جواب دیا کہ لُغت میں ...... پسند کرنے اور قدر کرنے کے معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اول تو میں اسے صحیح تسلیم نہیں کرتا ...... لیکن اگر بفرض محال اسے تسلیم بھی کر لیا جائے ...... تب بھی ایک سچے مومن کا فرض ہے کہ ایسے لفظ کو جو اصل میں عبادت کے لئے وضع ہوا ...... ہم خدا تعالےٰ ہی کیلئے مخصوص رکھیں۔"

مضمون کے آخر میں حضور نے فرمایا:۔

"ہمارا سب سے قیمتی موتی خلیفہ نہیں۔ مسیح موعود بھی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں۔ ہمارا سب سے قیمتی موتی توحید پر ایمان ہے۔ کسی اور کی محبت خواہ کتنی ہی پاک کیوں نہ ہو۔ کتنی ہی دینی اور روحانی کیوں نہ ہو۔ ہماری اس محبت پر غالب نہیں آنی چاہیئے۔ ہمیں اپنی توحید کی اس سے ہزاروں درجے بڑھکر غیرت ہونی چاہیئے۔ جتنی کہ ایک مجبور شخص کو اپنے ننگ و ناموس کی۔"

(تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین قادیان سالنامہ ۱۹۳۳ء)

(۲) جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کی روایت ہے کہ:۔

"میں نے لنڈن آنے سے پہلے مقدمہ بہاولپور کی روئداد ایک کتاب کی صورت میں لکھی۔ جو تقریباً بارہ سو صفحہ کی ہوگی۔ اور ۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو میں نے وہ مسودہ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں مع ہدیہ درخواست بھیجا۔ کہ حضور اجازت فرمائیں۔ تو میں اس کتاب کو حضور کے نام پر معنون کر دوں۔ حضور نے اسی درخواست پر اپنے قلم سے یہ الفاظ تحریر فرمائے۔

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میرے نزدیک آپ کسی کے نام بھی معنون نہ کریں۔ اس نئی بدعت کی کیا ضرورت ہے؟ ۴ ہماری ہر کتاب ہمارے خدا کے نام معنون ہے۔ پھر بندوں کا پاؤں درمیان میں کیوں آئے۔ خاکسار مرزا محمود احمد"

بخوف طوالت صرف انہی دو مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ بظاہر یہ معمولی واقعات ہیں۔ لیکن انکی کوئی مثال اس زمانہ کی مذہبی دنیا میں یقیناً نہیں مل سکتی۔ زبان کی لاف و گزاف تو ہر جگہ مل جائیگی۔ ایک دوسرے سے بڑھکر "فرزندان توحید" ہونے کے دعویدار تو ہر جگہ موجود ہوں گے۔ لیکن عملی دنیا میں بے غرضی بے نفسی اور توحید الٰہی کے لئے شدید غیرت کے یہ نظارے آج صرف ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی میں نظر آسکتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی مقدس نے "مصلح الموعود" کے لئے اور قرآن پاک نے خلیفہ برحق کے لئے توحید الٰہی کو قائم کرنے کی جو علامت مقرر فرمائی تھی۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات گرامی میں پوری شان کے ساتھ پائی جاتی ہے۔

حضرت سید محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

مجھے مخدومی حضرت سید محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے ماتحت سات سال کام کرنے اور اس عظیم المرتبت انسان کی پاک فطرت کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ میں نہیں جانتا۔ کہ میں اس انسان کے کس کس کمال کا ذکر کروں۔ میں نے اُن کی ذات کو ہر موقعہ پر انسانیت کی بہترین خوبیوں کا حامل پایا۔ ان کی ہر بات میں حکمت اور ہر بیان میں جادو نظر آیا۔

شفقت

مرحوم کو جماعت احمدیہ اور احباب جماعت سے بے حد ہمدردی تھی۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ چونکہ وہ ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس لئے طلبہ کی تعلیم و تربیت کا اگر انکو خیال تھا۔ تو یہ بات ان کے فرائض میں داخل تھی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی زندگی رفاہ عام کے کاموں اور درس تدریس قرآن کریم و حدیث میں گذرتی تھی۔ اور یہ کہ ان کا درس خشک ملاؤں کی طرح سطحی مسائل پر مشتمل نہ ہوتا تھا۔ بلکہ اُن کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک کلمے سے ایسی محبت اور دلسوزی کا پتہ چلتا تھا۔ جس سے وہ احباب جماعت کی تربیت اور اصلاح چاہتے تھے۔ باتوں باتوں میں وہ دین کے مغز کو کھول کر لوگوں کے سامنے رکھ دیا کرتے اور ان مسائل اور نظریوں کو جن کا ذکر روزمرہ کے درس حدیث میں آجاتا۔ تاریخ جغرافیہ اور دیگر علوم کی امداد کے ساتھ اس طرح پر حل کر دیتے تھے۔ کہ سامعین دنگ رہ جاتے تھے اور ان خوبیوں کے علاوہ ان کی زبان میں وہ تاثیر تھی۔ کہ سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی یارائے ضبط نہ رہتا تھا۔ بلکہ ان کی اپنی یہ حالت تھی۔ کہ جہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور حضور صلعم کے احسانات کا بیان آتا۔ فوراً اُن کی آواز بھرا جاتی۔ اور ساری کی ساری محفل پر رقت طاری ہو جاتی۔

درس حدیث کا مقصد

حدیث کے درس میں بالعموم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کا اور حضور صلعم کے اخلاق فاضلہ کا بیان ہوتا۔ حضرت میر صاحب ممدوح سامعین کو ایسی خوبصورتی کے ساتھ ان واقعات کی طرف توجہ دلاتے۔ کہ اس میں نہ صرف مخالفین کے تمام اعتراضات اور نکتہ چینیوں کا جواب آجاتا۔ بلکہ بالوضاحت یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ حضور کی پاک زندگی ہی فی الاصل انسان کے لئے تمام امور میں مشعل راہ بن سکتی ہے۔ اور اگر ان صداقتوں پر عمل نہ کیا جائے۔ تو کامیابی اور حقیقی مسرت کے حصول کیلئے کوئی امید باقی نہیں رہ جاتی۔

قوم و ملت کا درد

اُن کے دل میں قوم و ملت کا درد تھا۔ ہماری اصلاح کے لئے وہ گھنٹوں نہایت محبت آمیز اور مؤثر الفاظ میں نصائح فرماتے اور سب سے اول اپنے آپ کو مخاطب فرماتے ہوئے کہتے۔ سب سے پہلے میں اپنے آپکو کہتا ہوں۔ مجھ میں بھی نقائص موجود ہیں۔ لیکن مجھے اپنے پیارے مولیٰ پر یقین ہے۔ کہ وہ محض اپنے فضل سے میری دستگیری فرما کر ان کمزوریوں کو دور کر دے گا۔ وہ نہایت سادہ اور عام فہم الفاظ میں بچوں ناخواندوں اور ہر طبقہ کے احمدی احباب کو ان اخلاق و عادات سے واقف کرتے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے ہیں۔ جذبات سے بڑھ کر ان میں عمل کی قوت موجود تھی۔ اور یہ وہ قوت تھی۔ جو ہم ایسے کمزور انسانوں کے لئے مسیحائی کا کام کرتی تھی۔

نرالی طبیعت

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی طبیعت انسانی جذبات واحساسات کے معاملہ میں بالکل نرالی اور مختلف النوع واقع ہوئی تھی۔ ان کی ذات میں ایسی نیکیاں جو بالکل ایک دوسرے کی ضد ہیں پائی جاتی تھیں۔ مثلاً غربت و غناء۔ غم و مسرت کلفت و لذت وغیرہ وغیرہ۔

اکثر ایسا ہوتا۔ کہ آپ معزز احباب کے زمرہ میں تشریف رکھتے ہیں اور کسی اہم معاملہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ کہ عین اسی وقت دارالشیوخ کا کوئی یتیم بچہ مورد آلام و مصائب سامنے آجاتا ہے۔ اور اپنی تکالیف کو ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں بیان کرنے لگ جاتا ہے۔ اسے دیکھتے ہی اس نیک نفس انسان کے ترحم آمیز جذبات برانگیختہ ہو جاتے۔ اور دوسری تمام باتوں کو چھوڑ کر اسی کی طرف متوجہ ہو جاتا اور جب تک نہایت شفقت اور ہمدردی سے اُسی سے اس کے حالات پوچھ کر اس کی ضروریات کو بوجہ احسن انتظام نہیں کر لیتا کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ پھر غناء کا یہ حال تھا کہ شریعت کے کسی حکم کے خلاف کسی کی پرواہ نہ کرتے۔ اور سچی اور خدا لگتی بات کہنے میں کبھی مضائقہ نہ فرماتے۔ لیکن ایسے ہر موقعہ پر پیرایہ ایسا اختیار فرماتے۔ کہ اس کے نتیجہ میں اذیت قلبی کبھی نہ پیدا ہوتی۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی کے اکثر واقعات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ رفیع المرتبت انسان جمود و تعطل کو ہر وقت بنظر استحقار دیکھا کرتا تھا۔ ان کے نزدیک زندگی اور عمل مترادف الفاظ تھے۔ اور وہ پسند نہیں فرماتے تھے۔ کہ اُن کے سٹاف کا کوئی آدمی بلاوجہ اپنے کام کے وقت میں بے کار رہے۔ لیکن اُن کے مزاج میں سہل گیری اور ستاری کا بڑا دخل تھا۔ اور وہ یہ بھی نہیں چاہتے تھے۔ کہ ان کے ماتحت کارکنان میں سے کسی کو کسی وقت بھی یہ انکشاف ہو جائے کہ اُسکی

کسی کمزوری کا انہیں علم ہے۔ اس لئے وہ نہایت حکمت عملی سے کام لیتے۔

بعض اوقات بعض دوست ایسی حرکات کے مرتکب ہو جاتے۔ کہ مجھے خوف ہوتا کہ شاید اس ناشائستہ حرکت سے حضرت میر صاحب کے دل میں ناراضگی کے آثار پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن میں نے کبھی نہ دیکھا۔ کہ ایسے حالات میں بھی حضرت ممدوح کے چہرہ پر کوئی ملال آیا ہو۔ بلکہ اس گمان سے کہ شاید یہ حرکت کسی سے اسی لئے سرزد ہوئی ہے۔ کہ اس کے دل میں میری کسی فروگذاشت سے رنج پہنچا ہوگا۔ وہ پوری سعی فرماتے۔ کہ کسی طرح اس کے رنج کا ازالہ ہو جائے۔

ماتحت عملہ سے سلوک

حضرت میر صاحب ممدوح میں ایک خوبی یہ بھی تھی۔ کہ ماتحتوں سے ان کا سلوک نہایت ہمدردانہ اور شفقت آمیز تھا۔ وہ انکو ہمیشہ عزت کے الفاظ سے یاد کیا کرتے۔ اُن سے قصور دیکھتے تو ایسا انتظام کرتے کہ الگ لے جا کر ان کو نہایت نرمی اور محبت کے ساتھ سمجھا دیتے۔ لیکن جب وہ اپنے کسی ماتحت کی تعریف کیا کرتے اور ایسا اکثر ہُوا کرتا تھا۔ تو ایسی تعریفیں ہمیشہ تمام سٹاف اور دوسرے لوگوں کے سامنے کیا کرتے۔ ماتحت عملہ کے حقوق کا خاص طور پر خیال رکھتے۔ ہر قسم کی ضروریات بوجہ احسن پورا کرانے کے لئے از خود افسرانِ بالادست کو توجہ دلاتے رہتے۔ اور اس وقت تک پیچھا نہ چھوڑتے۔ جب تک کہ حق رسی نہ کرا لیتے۔

فہم و ذکاء

حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور نہایت صائب الرائے انسان تھے۔ جلسہ سالانہ کی سب کمیٹی میں اخراجات کی حد بندی اور دیگر اہم تجاویز کے متعلق جو فیصلے صادر فرمایا کرتے۔ وہ نہایت درست اور ہر طرح قابلِ عمل ہُوا کرتے۔

بردباری اور تحمل

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے کئی دفعہ دیکھا کہ بعض دوست آتے اور نہایت سختی کے ساتھ ان کے انتظام کے خلاف بولنے لگ جاتے۔ حضرت میر صاحب رضؓ نہایت صبر اور تحمل کے ساتھ اُن کی سب باتیں سُنتے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ان دوستوں کی اکثر شکایات غلط ہیں فرماتے کہ بہت اچھا۔ یہ شکایات انشاء اللہ دور کر دی جائینگی لیکن میں آپ لوگوں سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ آپ ہماری کمزوری اور کم استطاعتی پر جس کا ہمیں خود اقرار ہے۔ زیادہ شکوہ نہ کریں گے۔

وجاہت

جماعت احمدیہ میں حضرت میر صاحب کو بڑی وجاہت حاصل تھی۔ چونکہ آپ کی تربیت اور تعلیم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان میں ہوئی۔ آپ کو بفضلہ تعالےٰ اخلاق کریمہ سے کامل حصہ ملا۔ آپ کی شفقت۔ آپ کی ہمدردی اور آپ کا ہر وقت دوسروں کی امداد کے لئے مستعد رہنا۔ یہ وہ باتیں تھیں جن کی وجہ سے لوگ اس طرح آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف خود بخود کھنچا چلا آتا ہے۔ آپ اپنے فرائض مفوضہ کو محنت اور انہماک سے آپ سر انجام دینے کے عادی تھے۔ آپ حقیقی معنوں میں معلم تھے اور ایسی خوبیوں کے انسان کے لئے لوگوں کے دلوں میں محبت اور عزت کا پیدا ہو جانا کوئی استعجاب انگیز امر نہیں ہوتا۔

فنِ تصنیف

حضرت میر صاحب کو معمولی معمولی باتوں سے اعلےٰ درجہ کے نکات اخذ کرنے میں ید طولےٰ حاصل تھا۔ روزمرہ کی ضرورت کے مسائل پر اور ایسے مسائل پر جو احمدی اور غیر احمدی میں مابہ الامتیاز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تازہ صداقتوں اور نشانات پر اپنے مخصوص اسلوب بیان سے قلوب پر ان مسائل کی معقولیت کا رنگ پیدا کر دینا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ چھوٹے چھوٹے اور عام فہم فقرات کے استعمال سے ایسا معلوم ہُوا کرتا تھا۔ کہ صفحہ قرطاس پر موتی بکھیر دئے ہیں۔

غرباء کی امداد

حضرت میر صاحب رضؓ کسی کے سوال پر "نہ" کرنا جانتے ہی نہ تھے۔ غریب عورتیں۔ غریب بچے اور غریب آدمی اکثر اپنی ضروریات لیکر ان کے پاس پہنچتے اور خوش واپس آتے۔ باقاعدہ ماہانہ وظائف کے رنگ میں بھی وہ غریب اور بوڑھی عورتوں اور بچوں کو مدد دیا کرتے تھے۔ دارالشیوخ میں رہنے والے بچوں کی ضروریات کے پورا کرنے کا مکمل انتظام ان کے سپرد تھا اور وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجھے صرف اپنے "ایک" عمل پر اطمینان ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے یہ موقعہ عطا فرمایا۔ کہ میں ان یتیم اور مسکین بچوں کی خبر گیری کر سکوں۔ وہ دارالشیوخ کے بچوں کو "اپنے باغ" کے نام سے تعبیر فرمایا کرتے۔ اور کہا کرتے۔ کہ یہ وہ باغ ہے۔ جس کے پھل انشاء اللہ قیامت تک میرے کام آتے رہیں گے۔

حضرت میر صاحبؓ کا قائم مقام

حضرت میر صاحب قبلہ کے سپرد کئی کام تھے۔ مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری۔ شعبہ ضیافت کی نظارت۔ دارالشیوخ کا اہتمام۔ دارالقضاء کا ایک مہتمم بالشان قاضی ہونا۔ انجمن کی ممبری۔ قرآن و حدیث کا درس و تدریس۔ جلسہ سالانہ اور دیگر غیر معمولی جلسوں کا انتظام وغیرہ وغیرہ سوائے ہیڈ ماسٹری کے ان تمام کاموں کو آپ آنریری طور پر بغیر کسی تنخواہ یا وظیفہ کے سر انجام دیا کرتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تلمیذ الرحمٰن تھے اسلئے ان کے ہر کام میں حکمت اور کمال ہُوا کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپکا نعم البدل عطا کرے۔ خاکسار محمد طفیل خان قادیان

مولوی محمد علی صاحب کی خوش فہمی

جب سے مسلم ٹاؤن یا غیر مبایعین کے گڑھ میں بفضلہ تعالےٰ جماعت احمدیہ قادیان کی شاخ قائم ہوئی ہے۔ اور نماز باجماعت کا سلسلہ جاری ہُوا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب مخالفت میں بڑے جوش و خروش کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور انہیں بھی اپنی مسجد واقعہ مسلم ٹاؤن کو آباد دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ جس میں پہلے سوائے آنجناب۔ ایک مؤذن۔ ایک تنخواہ دار مبلغ اور ایک سادہ لوح مقلد کے اور کوئی نمازی نہیں ہوتا تھا۔ کچھ دنوں سے مسجد کی آبادی کی ایک خاص ترکیب عمل میں لانے سے چند بچوں کی صورتیں صرف شام کی نمازوں میں نظر آنے لگی ہیں۔ اسے فخریہ رنگ میں مولانا اپنے خطبہ مطبوعہ پیغام صلح ۱۹ اپریل ۱۹۴۴ء میں بایں الفاظ بیان فرما چکے ہیں۔

"خواجہ جلال الدین صاحب ابھی مسلم ٹاؤن میں جاکر رہے ہیں۔ انہوں نے مسلم ٹاؤن میں بچوں کے اندر نماز کا شوق پیدا کر دیا ہے۔ بچے مسجد میں نمازوں کیلئے آتے ہیں۔ اور مسجد میں خوب رونق ہوتی ہے۔ مجھے اس سے خوشی ہوئی۔ کیونکہ بچوں کو سات سال کی عمر سے ہی نماز کی عادت ڈالنی چاہیئے" مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب مسلم ٹاؤن میں ابھی آکر نہیں رہے بلکہ سال سوا سال سے رہتے ہیں۔ اور بچوں کو نماز کا شوق دلانا اب شروع ہُوا ہے۔ اور یہ شوق بھی سب نمازوں کے متعلق نہیں۔ بلکہ صرف نماز مغرب کے لئے ہے۔ اور وہ بھی ایک روپیہ ماہوار کے لالچ سے دلایا جا رہا ہے۔ مجھے بھی مولانا کی اس خوشی سے خوشی ہوتی۔ کہ مرد بالغ نہیں بچے ہی ان کے ساتھ ایک نماز میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ یہ ذرا سی خوشی بھی دیرپا ثابت نہ ہو سکی۔ کیونکہ بچوں کو یہ لالچ دے کر نماز کی تحریک کی گئی۔ کہ جو بچہ مہینہ بھر خواجہ صاحب کے ساتھ باقاعدہ نماز پڑھتا رہیگا۔ اسے ایک روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور فی نماز غیر حاضری پر اس روپیہ میں سے ایک آنہ کم کر دیا جائیگا۔

اس لالچ پر بچے شام کی نماز میں شامل ہونے لگے۔ اور حاضری روزانہ لگنی شروع ہوئی۔ لیکن رجسٹر حاضری کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ تقریباً ۲۵ لڑکوں میں سے مہینہ بھر میں صرف ۲ لڑکوں کی مکمل حاضری لگی۔ مگر انہیں بھی موعودہ انعام نہ ملا۔ بچوں کی باتیں بچوں والی ہوتی ہیں۔ خواجہ صاحب کو بھی انعام دینے کا خیال نہ رہا

...کی وجہ سے بچے اب مسجد کو پھر چھوڑ رہے ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں کہ اس حادثہ پر کسی قریب کے خطبہ میں مولانا افسوس کا اظہار کریں گے۔

چند روز ہوئے ایک صاحب خواجہ جلال الدین صاحب کی کوٹھی پر ٹھہرے۔ دوسرے دن مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں پیش ہوئے۔ اور پھلوں کے علاوہ عقیدت کے پھول بھی پیش کئے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ مولوی صاحب ۵۰ روپیہ ماہوار گیسٹ الاؤنس انجمن سے پانے کے باوجود عام طور پر مہمان نوازی تو کجا۔ کسی کو پانی تک نہیں پوچھا کرتے۔ مگر ان صاحب کی خوش نصیبی سمجھئے یا ٹالی کا کرشمہ۔ کہ مولوی صاحب نے ان کو چائے کی دعوت دی۔ اور مولوی صاحب کے پی۔ اے نے خواجہ صاحب کی کوٹھی پر آکر ان کو اور ان کے مہمان کو مولوی صاحب کی طرف سے چائے کا پیغام پہنچایا۔

وقت مقررہ پر ہر دو صاحبان مولوی صاحب کے دولت کدہ پر حاضر ہوگئے۔ انہیں نہایت خوش سلیقے سے برآمدے میں بٹھایا گیا۔ اور جناب پی۔ اے نے چائے لاکر پیش کر دی۔ مولوی صاحب خود چائے پر تشریف نہ لائے۔ خواجہ جلال الدین صاحب اس توہین کو برداشت نہ کر سکے۔ اور چائے چھوڑ کر اپنے گھر واپس چلے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے مسجد میں آنا بھی چھوڑ دیا۔ اس پر زود پشیمان مولوی صاحب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اور پی۔ اے کے ذریعے کچھ عرصہ بعد صفائی ہوئی۔

یہ حقیقت ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے بچوں میں سے کسی ایک کو بھی دین کے کام پر نہیں لگایا۔ لیکن جرأت دیکھئے کہ ۱۲ اپریل ۱۹۴۳ء کے پیغام صلح میں جو خطبہ چھپا ہے۔ اس میں بے ہودہ پروپیگنڈا کی سرخی کے ماتحت فرماتے ہیں۔

"یہ بھی کہیں گے کہ ان کے بچے تباہ ہو رہے ہیں۔ انہیں مذہب سے احمدیت سے کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ یہ تمام کام جو ہو رہا ہے۔ یہ کوئی ان پرانے لوگوں کی وجہ سے نہیں۔ یہ سارا کام یہ نئی نسل ہی کر رہی ہے۔ خدا کے دین کا کام اس جوش اور جذبہ سے یہاں ہو رہا ہے۔ کہ کسی اور جگہ اس کی نظیر نہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ان کے نوجوانوں میں مذہب نہیں احمدیت نہیں"

ان الفاظ سے مولوی صاحب نے جو کام نکالنا چاہا ہے۔ وہ انہی کا کام ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ خود بدولت اور آنجناب کے لواحقین اور انجمن کے عہدیداروں کے کس کس کے بچے اسلام اور احمدیت کا کونسا کام کر رہے ہیں۔ باہر کے لوگ دھوکہ کھا جائیں تو الگ امر ہے۔ ورنہ یاران طریقت جو مسلم ٹاؤن اور احمدیہ بلڈنگ میں رہتے ہیں۔ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

خاکسار:- رحمت اللہ قادیانی از مسلم ٹاؤن لاہور

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۳۶۳ منکہ مستری عنایت اللہ ولد مستری عطاء اللہ صاحب مرحوم قوم ترکھان پیشہ معماری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن مہدی پور ڈاکخانہ کلاس والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت دس کنال زمین بارانی ہے۔ جو موضع مہدی پور میں ہے۔ جس کی قیمت ۲۵/- روپے کنال کے حساب سے ۲۵۰/- روپے کی ہے اندازاً۔ میں چونکہ مزدوری کا کام بھی کرتا ہوں۔ اسلئے میری کوئی مقررہ آمدنی نہیں ہے۔ اندازاً پندرہ روپے ماہوار ہے۔ اسلئے میری جو بھی ماہوار آمد ہوگی۔ اور جو زمین کی پیدائش کی آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:- عنایت اللہ موصی۔ گواہ شد:- عبد الحمید موصی نمبر ۲۹۲۷ دار الفتوح

گواہ شد:- مستری محمد حنیف دار الفتوح۔

نمبر ۷۳۶۹ منکہ علم دین ولد میاں قطب الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ترکھان عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن لودی ننگل ڈاکخانہ فتحگڑھ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ایک عدد مکان واقعہ لودی ننگل جس کو میں نے ۲۲۵/- روپے میں فروخت کر دیا ہے۔ روپیہ میرے پاس ہے۔ ایک مکان واقعہ دار العلوم مالیت قریباً ۱۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ ۱۱۰۰/- روپیہ نقد ہے۔ میری اس وقت آمدنی کا ذریعہ سیپ ہے۔ جولاہے کرتے ہیں۔ کبھی کبھی محنت کر لیتا ہوں۔ گھر کے تمام سامان کی قیمت اندازاً دو صد روپیہ ہوگی۔ میں اپنی تمام جائیداد مذکورہ کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اور جس قدر مجھے آمدنی ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- علم دین لودی ننگل موصی۔ گواہ شد:- چوہدری فقیر اللہ سب انسپکٹر پنکس کالا افغاناں۔ گواہ شد:- چوہدری ظہور احمد نمبردار لودی ننگل۔

نمبر ۷۳۶۰ منکہ صدیق احمد ولد میاں چراغ دین قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱/۴۴ ساکن گوکھووال چک نمبر ۲۷۶ ڈاکخانہ کرتار پور چک نمبر ۲۷۵ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ ۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ ہاں جدی جائیداد ضرور ہے۔ جو کہ مشترکہ ہے۔ بعد الانقسام صیغہ ہذا کو اپنے حصہ سے مطلع کیا جائے گا۔ میں ایک ملازم پیشہ احمدی نوجوان ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۸/- روپے ہے اور مبلغ ۲۷/- روپے ماہوار الاؤنس ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے صیغہ الوصیت کے حق میں وصیت کرتا ہوں یہ میری پکی سچی اور حتمی وصیت ہے میری خود پیدا کردہ جائیداد کوئی نہیں ہے میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ خواہ منقولہ یا غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کو اس کے دسویں حصہ پر اختیار حاصل ہوگا۔ اور میری اس وصیت میں کسی کو بھی جرح قطع کرنے کا حق نہ حاصل ہوگا۔ میں انشاء اللہ تاحین حیات اس وصیت کا پابند رہونگا۔ اور سلسلہ مذکورہ کے جاری کردہ احکام کو سر آنکھوں پر سمجھونگا۔

العبد:- صدیق احمد صادق نمبر ۱۵۰۱۰ سیکشن ۲۱۵ کمپنی نمبر ۲ اے کور سگنل راولپنڈی۔ گواہ شد:- عنایت اللہ ولد چوہدری محمد عبد اللہ دار الفتوح۔ گواہ شد:- سلطان محمد موصی نمبر ۵۳۶۸

نمبر ۷۳۶۵ منکہ عبد الرحمن ولد عبد الکریم قوم راجپوت پیشہ معماری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۲ اپریل ۱۹۳۲ء ساکن کٹھیالہ میاں مٹھا ڈاکخانہ ٹونڈی راماں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۲۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میں اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عبد الرحمن۔ گواہ شد حکیم محمد صدیق دواخانہ طب جدید قادیان

گواہ شد محمد حنیف دار الفتوح

نمبر ۷۳۶۱ منکہ خان ظفر حق خان آئی سی ایس ولد خان نور احمد خان صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۴۲½ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۰۸ء ساکن حال ۵ بہاولپور روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت ماہوار آمدنی تنخواہ ۷۲۰/- روپے ہے۔ اس سے بعد وضع انکم ٹیکس جس قدر خالص آمدنی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ انشاء اللہ یہ رقم ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اس کے علاوہ جس قدر

میری جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا وصیت نامہ ہذا تحریر کر دیا ہے۔ کہ سند رہے۔

العبد:۔ خان ظفر الحق خان ۲۱ ۳/۴۴
گواہ شد:۔ افتخار اختر اہلیہ موصی۔
گواہ شد:۔ عبدالرحیم پرسنل اسسٹنٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ گواہ شد:۔ نذر علی شاہ اسلامیہ پارک۔ لاہور۔

۷۳۶۴ منکہ چوہدری عطاء الرحمن ولد چوہدری مولاداد خان صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع سارچور ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۴ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۔/۱۶۷ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ (علاوہ خانگی استعمال کی چیزوں کے) ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ (چوہدری) عطاء الرحمن جمعدار ۲۷ کیمل کمپنی نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ مرزا اللہ دتہ سکرٹری مال انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ خان پارسل کلرک ریلوے سٹیشن نوشہرہ چھاؤنی۔

۷۳۶۵ منکہ غلام محمد ولد چوہدری لال دین قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن قاضی دالا چک ۱۰۵ ج ب ڈاک خانہ فرید آباد چک ۱۱۰ ج ب ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۴ ۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرے پاس اسوقت مبلغ ۔/۴۳۹ روپے جمع ہیں۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۔/۱۲۵ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ میں ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ حوالدار غلام محمد ۱۸ اسی۔ بی۔ آئی۔ ڈی ایس۔ آئی۔ آر۔ منڈا ایم کیمپ۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ باجوہ لفٹیننٹ آر۔ آئی۔ این وی۔ آر۔ گواہ شد:۔ معراج دین۔

۷۳۶۶ منکہ علی محمد ولد میاں بوٹے خان صاحب قوم کھوکھر پیشہ تجارت و زراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۴۴ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا ایک عدد مکان خام ہے۔ جس کی موجودہ شرح کے حساب سے قیمت ۔/۸۰۰ روپے ہے۔ ایک عدد بھینس جس کی قیمت موجودہ ۔/۱۱۰ روپے ہے۔ اور نقد میرے پاس ۔/۳۱۲ روپے ہیں۔ مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میں کچھ تجارت کرتا ہوں۔ اور میری اپنی اس وقت کوئی زمین نہیں ہے۔ میں بطور مزارع کاشت کرتا ہوں۔ تجارت اور زمیندارہ سے بھی جس قدر سالانہ آمد ہوتی رہیگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو آمد کے مطابق ہر سال ادا کرتا رہونگا۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو حق ہوگا کہ اگر میں نئی پیدا کردہ جائیداد میں سے کچھ اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو وہ خود ادا کریں اگر وہ ادا نہ کریں۔ تو انجمن احمدیہ قادیان کا حق ہوگا۔ کہ بذریعہ عدالت وصول کریں۔ اور جو رقم نقد روپیہ لکھی گئی ہے۔ جسکی میزان ۔/۱۲۲۲ روپے ہوتی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ۔/۱۲۲ روپے ایک سال کے اندر ادا کر دونگا۔ اور مبلغ ۔/۴ چندہ شرط اول اعلان وصیت ادا کر دیا ہے۔

العبد:۔ علی محمد موصی نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ غلام محمد سکرٹری تبلیغ مدرسہ چٹھہ
گواہ شد:۔ نواب دین سکرٹری مال مدرسہ چٹھہ

میری جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہٰذا وصیت نامہ ہذا تحریر کر دیا ہے۔ کہ سند رہے۔

العبد:۔ خان ظفر الحق خان ۲۱ ۳/۴۴

گواہ شد:۔ افتخار اختر اہلیہ موصی۔

گواہ شد:۔ عبد الرحیم پرسنل اسسٹنٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ گواہ شد:۔ نذر علی شاہ اسلامیہ پارک۔ لاہور۔

۷۳۶۴ منکہ چوہدری عطاء الرحمٰن ولد چوہدری مولاداد خان صاحب قوم راجپوت بھٹی عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع سارچور ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۔/۱۶۷ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت میرا جس قدر ترکہ (علاوہ خانگی استعمال کی چیزوں کے) ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ (چوہدری) عطاء الرحمٰن جمعدار ۲۷ کیمل کمپنی نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ مرزا اللہ دتہ سکرٹری مال انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ خان پارسل کلرک ریلوے سٹیشن نوشہرہ چھاؤنی۔

۷۳۷۰ منکہ غلام محمد ولد چوہدری لال دین قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن قاضی والا چک ۱۰۵ ج گ ڈاک خانہ فرید آباد چک ۱۱۰ ج ب ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرے پاس اسوقت مبلغ ۔/۴۲۹ روپے جمع ہیں۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۔/۱۲۵ روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ میں ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ حوالدار غلام محمد ۱۸ اسی۔ بی۔ آئی۔ ڈی ایس۔ آئی۔ آر۔ منڈ ایم کیمپ۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ باجوہ لفٹیننٹ آر۔ آئی۔ این دی۔ آر۔ گواہ شد:۔ معراج دین۔

۷۳۶۶ منکہ علی محمد ولد میاں بوٹے خاں صاحب قوم کھوکھر پیشہ تجارت وزراعت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا ایک عدد مکان خام ہے۔ جس کی موجودہ شرح کے حساب سے قیمت ۔/۸۰۰ روپے ہے۔ ایک عدد بھینس جس کی قیمت موجودہ ۔/۱۱۰ روپے ہے۔ اور نقد میرے پاس ۔/۳۱۲ روپے ہیں مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میں کچھ تجارت کرتا ہوں۔ اور میری اپنی اس وقت کوئی زمین نہیں ہے میں بطور مزارع کاشت کرتا ہوں۔ تجارت اور زمیندارہ سے بھی جس قدر سالانہ آمد ہوتی رہیگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو آمد کے مطابق ہر سال ادا کرتا رہونگا۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ [illegible] یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو حق ہو[illegible] کہ اگر میں نئی پیدا کردہ جائیداد میں سے کچھ اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو وہ خود ادا کریں اگر وہ ادا نہ کریں۔ تو انجمن احمدیہ قادیان کا حق ہوگا۔ کہ بذریعہ عدالت وصول کریں۔ اور جو رقم نقد روپیہ لکھی گئی ہے۔ جسکی میزان ۔/۱۲۲۲ روپے ہوتی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ۔/۱۲۲ روپے ایک سال کے اندر ادا کر دونگا۔ اور مبلغ ۔/۴ چندہ شرط اول اعلان وصیت ادا کر دیا ہے۔

العبد:۔ علی محمد موصی نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ غلام محمد سکرٹری تبلیغ مدرسہ چٹھہ

گواہ شد:۔ نواب دین سکرٹری مال مدرسہ چٹھہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۴ مئی۔ آج صبح مسلم لیگ کی مجلس عمل نے اس مکتوب کے متن کو منظور کر لیا۔ جو نواب زادہ لیاقت علی خان صاحب نے بحیثیت سیکرٹری وزیر اعظم پنجاب کے نام بھیجا تجویز کیا ہے۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ مارشل ٹیٹو نے اعلان کیا ہے۔ کہ کروشیا میں جرمن فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور یوگوسلاویوں کو کئی مقامات خالی کرنے پڑے ہیں۔

چھپرا ۱۴ مئی۔ پولیس نے ایک غیر آباد مندر پر چھاپہ مار کر بہت سے بم ڈائنامیٹ اور دھماکے سے پھٹنے والا مادہ برآمد کیا۔

بمبئی ۱۴ مئی۔ گاندھی جی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو ہفتہ کے حسب مرتب (خاموشی) اختیار کریں اگر آپ نے کوئی تکلیف محسوس کی۔ تو اسے چھوڑ دیں گے۔

دہلی ۱۵ مئی۔ بہار گورنمنٹ نے بناسپتی تیل پر کنٹرول کر دیا ہے۔ اب وہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں نہ جا سکیگا۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ جرمن اب یہ محسوس کر چکے ہیں۔ کہ یورپ پر حملہ عنقریب ہونے والا ہے۔ اور فرانس۔ ہالینڈ بلجیم وغیرہ پر جو بے پناہ بمباری ہو رہی ہے۔ وہ اسی کا پیش خیمہ ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ اس امر کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ اتحادیوں کو فضائی طاقت کے لحاظ سے برتری حاصل ہے۔

نیروبی ۱۴ مئی۔ ماہر حشرات الارض نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امسال کینیا پر ٹڈی دل کا اتنا زبردست حملہ ہونے والا ہے۔ کہ جو تاریخ کا سب سے بڑا حملہ ہوگا۔

لکھنؤ ۱۵ مئی۔ گورنر یو۔پی نے وزارت کو اختیار دیا ہے۔ کہ گڑ کی صورت حالات پر قابو پانے کے لئے فراخ دلی سے گڑ کی برآمد کے پرمٹ جاری کرے۔

لکھنؤ ۱۵ مئی۔ حکومت یو۔پی نے گنے کی کم سے کم قیمت دس آنہ من مقرر کر دی ہے۔ تا زیادہ سے زیادہ گنا کھانڈ بنانے کے لئے استعمال ہو سکے۔

سرینگر ۱۵ مئی۔ کل شیخ عبد اللہ صاحب نے مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

بمبئی۔ ۱۵ مئی معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں نے آسام اور بنگال کے دریاؤں سڑکوں اور ریلوں کو کاٹ دینے کی ایک زبردست سکیم بنا رکھی تھی۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ اس ذریعہ سے ہندوستان میں گڑبڑ پھیلا دیں۔ مگر انہیں ایسا کرنے میں سخت ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا ہے۔

لاہور ۱۵ مئی۔ مشہور گورمکھی ہفتہ وار اخبار پریم سندیش نے مسٹر جناح کے نظریہ کی تائید میں ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے جس میں کہا ہے۔ کہ اس صوبہ میں مسلم لیگی وزارت قائم ہونی چاہیئے۔

دہلی ۱۵ مئی۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برما و آسام کی سرحد پر چودھویں فوج کے دستے کوہیما کے محاذ پر مضبوط جاپانی چوکیوں کا صفایا کر رہے ہیں۔ اور دشمن کو بہت سی مضبوط پہاڑی چوکیوں سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ دشمن اس علاقہ میں اپنی صفوں کو از سر نو مرتب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ امپھال کے جنوب مشرق میں ٹڈیم روڈ پر جاپانی توپوں نے اتحادی چوکیاں برباد کر دیں۔ مگر جاپانی فوج نے ابھی تک کوئی حملہ نہیں کیا۔ جاپانیوں کو کوہیما کی پہاڑی چوکیوں سے نکالنے کے لئے گزشتہ ہفتہ جو حملہ کیا گیا تھا۔

اس کے شروع ہونے سے پہلے اتحادی توپوں نے ایسی گولہ باری کی۔ کہ پہاڑی ڈھلوانوں کی جھاڑیاں اور درخت ہوا میں اڑ گئے۔ اور اتحادیوں نے آگے بڑھ کر مطلوبہ جگہوں پر قبضہ کر لیا۔ اور دوپہر تک خندقیں کھود لیں شمالی برما میں جنرل سٹلول کی فوجیں موگانگ کی وادی میں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ اٹلی میں آٹھویں فوج کے دستے جرمنوں کے بچاؤ کی لائن میں دور تک نکل گئے ہیں۔ دشمن نے کئی جگہ سخت مقابلہ کیا۔ مگر کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ اسکی بہت سی چوکیوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ پانچویں فوج نے مزید کئی گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ٹینکوں کی مدد سے اور بہت سی پہاڑیوں کو بھی لے لیا ہے۔ اس قدر دور تک پیشقدمی کی وجہ سے گسٹاف لائن میں ایک اہم دراڑ پیدا ہو گئی ہے۔ اتحادیوں نے آسونیا کے سمندری کنارے تک جانے والی سڑک کو بھی کاٹ دیا ہے۔ سارے مورچہ کے ساتھ ساتھ بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ ایک دن کے کامل سکوت کے بعد آج پھر اتحادی طیارے شمالی فرانس میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملوں کے لئے جا دھمکے۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ برما و چین کی سرحد پر بیس ہزار چینی فوج نے بڑے زور سے حملہ کیا۔ اور ایک سو بیس میل چوڑائی میں دریائے سالوین کو عبور کر لیا ہے۔ اس اقدام میں صرف ایک چینی سپاہی ضائع ہوا اور جاپانی ہکا بکا رہ گئے۔ اس فوج کا مقصد یہ ہے۔ کہ شمالی برما میں جنرل سٹلول کی فوج سے جا ملے۔ جو اس وقت ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

جنوبی چین میں اس وقت مغربی یونن کا علاقہ لڑائی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ علاقہ چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ جو گیارہ ہزار فٹ بلند ہیں۔ برما و چین کی سرحد پر جاپانیوں نے جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ اور لاشیو سے ایک سو تیس میل شمال مغرب میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ چینی وہ توپیں استعمال کر رہے ہیں۔ جو امریکہ نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان کو پہنچائی ہیں۔ کوہیما کے محاذ پر دشمن سے بعض اہم جگہیں چھین لی گئی ہیں۔ اور اب شہر سے باہر ایک اہم پہاڑی سے اسے نکالنے کی کوشش جاری ہے۔

الجیرس ۱۵ مئی۔ گزشتہ شب جنرل ڈیگال نے یہاں اعلان کیا۔ کہ اٹلی میں فرانسیسی دستوں کو کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ اور انہوں نے گسیٹو کے کنارے کے ساتھ نیچے آنے والی سڑک کے ایک اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دشمن کے بہت سے سپاہی پکڑ لئے ہیں۔ جنوب میں آٹھویں فوج نے بھی اس سڑک کو کاٹ رکھا ہے۔ آٹھویں فوج نے اپنے مورچے دو ہزار گز اور آگے بڑھا لئے ہیں۔ جو چوڑائی میں چار میل ہیں۔ اتحادیوں نے کئی دریاؤں پر تو نئے پل بنا لئے ہیں۔ اور بعض کی مرمت کر لی ہے۔

ماسکو ۱۶ مئی۔ ناروے کے شمالی کنارے کے پاس روسی طیاروں نے ایک جرمن جہازی قافلہ کو دیکھا جس میں سولہ رسد بردار اور ۲۵ حفاظتی جہاز تھے۔ اور اس پر حملہ کر دیا۔ تین رسد کے جہاز جن کا مجموعی وزن ۱۹ ہزار ٹن تھا ڈوب گئے۔ تین فوج بردار جہازوں کو آگ لگ گئی۔ روسی طیاروں نے دشمن کے بعض اور ٹھکانوں پر بھی حملہ کیا۔

واشنگٹن ۱۶ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ امریکن طیاروں نے جاپان کے شمال میں کیوریلیز کے جزیرہ پر حملہ کیا۔ جاپانی ہوامار توپوں نے خوب سرگرمی دکھائی مگر امریکن بمباری سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ جاپان کے جنوب میں ٹرک کے جزیرہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ پوناپے کے جزیرہ میں بھی جاپانی ٹھکانوں کی خبر لی گئی۔ بحرالکاہل میں قریباً ہر جگہ دشمن کو کافی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

ماسکو ۱۶ مئی۔ روس میں اسوقت کوئی میدانی لڑائی نہیں ہو رہی۔ نیز روسی طیارے بہت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

... ۱۴ مئی۔ آج صبح مسلم لیگ کی [مجلس] عمل نے اس مکتوب کے متن کو منظور کر لیا۔ جو نوابزادہ لیاقت علی خان صاحب نے بحیثیت سیکرٹری وزیر اعظم پنجاب کے نام بھیجا تجویز کیا ہے۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ مارشل ٹیٹو نے اعلان کیا ہے۔ کہ کروشیا میں جرمن فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور یوگوسلاویوں کو کئی مقامات خالی کرنے پڑے ہیں۔

چھپرا ۱۴ مئی۔ پولیس نے ایک غیر آباد مندر پر چھاپہ مار کر بہت سے بم ڈائنامیٹ اور دھماکے سے پھٹنے والا مادہ برآمد کیا۔

بمبئی ۱۴ مئی۔ گاندھی جی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو ہفتہ کے لئے مون برت (خاموشی) اختیار کریں اگر آپ نے کوئی تکلیف محسوس کی۔ تو اسے چھوڑ دیں گے۔

دہلی ۱۵ مئی۔ بہار گورنمنٹ نے بناسپتی تیل پر کنٹرول کر دیا ہے اب وہ ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں نہ جا سکیگا

لنڈن ۱۵ مئی۔ جرمن اب یہ محسوس کر چکے ہیں۔ کہ یورپ پر حملہ عنقریب ہونے والا ہے۔ اور فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم وغیرہ پر جو بے پناہ بمباری ہو رہی ہے وہ اسی کا پیش خیمہ ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ اس امر کو تسلیم کرتا ہے۔ کہ اتحادیوں کو فضائی طاقت کے لحاظ سے برتری حاصل ہے۔

نیروبی ۱۴ مئی ماہر حشرات الارض نے ایک بیان میں کہا۔ کہ امسال کینیا پر ٹڈی دل کا اتنا زبردست حملہ ہونے والا ہے۔ کہ جو تاریخ کا سب سے بڑا حملہ ہوگا

لکھنؤ ۱۵ مئی۔ گورنر یو۔پی نے وزارت کو اختیار دیا ہے۔ کہ گڑ کی صورت حالات پر قابو پانے کے لئے فراخ دلی سے گڑ کی برآمد کے پرمٹ جاری کرے۔

لکھنؤ ۱۵ مئی۔ حکومت یو۔پی نے گنے کی کم سے کم قیمت دس آنہ من مقرر کر دی ہے۔ تا زیادہ سے زیادہ گنا کھانڈ بنانے کے لئے استعمال ہو سکے۔

سرینگر ۱۵ مئی۔ کل شیخ عبد اللہ صاحب نے مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

بمبئی۔ ۱۵ مئی معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں نے آسام اور بنگال کے دریاؤں سڑکوں اور ریلوں کو کاٹ دینے کی ایک زبردست سکیم بنا رکھی تھی۔ اور وہ چاہتے تھے۔ کہ اس ذریعہ سے ہندوستان میں گڑبڑ پھیلا دیں۔ مگر انہیں ایسا کرنے میں سخت ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا ہے۔

لاہور ۱۵ مئی۔ مشہور گورکھی ہفتہ وار اخبار پریم سندیش نے مسٹر جناح کے نظریہ کی تائید میں ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ اس صوبہ میں مسلم لیگی وزارت قائم ہونی چاہیئے۔

دہلی ۱۵ مئی۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برما و آسام کی سرحد پر چودھویں فوج کے دستے کوہیما کے محاذ پر مضبوط جاپانی چوکیوں کا صفایا کر رہے ہیں۔ اور دشمن کو بہت سی مضبوط پہاڑی چوکیوں سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ دشمن اس علاقہ میں اپنی صفوں کو از سر نو مرتب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ امپھال کے جنوب مشرق میں ٹڈیم روڈ پر جاپانی توپوں نے اتحادی چوکیاں برباد کر دیں۔ مگر جاپانی فوج نے ابھی تک کوئی حملہ نہیں کیا۔ جاپانیوں کو کوہیما کی پہاڑی چوکیوں سے نکالنے کے لئے گزشتہ ہفتہ جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے شروع ہونے سے پہلے اتحادی توپوں نے ایسی گولہ باری کی۔ کہ پہاڑی ڈھلوانوں کی جھاڑیاں اور درخت ہوا میں اڑ گئے۔ اور اتحادیوں نے آگے بڑھ کر مطلوبہ جگہوں پر قبضہ کر لیا۔ اور دوپہر تک خندقیں کھود لیں شمالی برما میں جنرل سٹلول کی فوجیں موگانگ کی وادی میں اور آگے بڑھ گئی ہیں۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ اٹلی میں آٹھویں فوج کے دستے جرمنوں کے بچاؤ کی لائن میں دور تک نکل گئے ہیں۔ دشمن نے کئی جگہ سخت مقابلہ کیا۔ مگر کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ اسکی بہت سی چوکیوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ پانچویں فوج نے مزید کئی گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں ٹینکوں کی مدد سے اور بہت سی پہاڑیوں کو بھی لے لیا ہے۔ اس قدر دور تک پیشقدمی کی وجہ سے گستاف لائن میں ایک اہم دراڑ پیدا ہو گئی ہے۔ اتحادیوں نے آسونیا کو سمندری کنارے تک جانے والی سڑک کو بھی کاٹ دیا ہے۔ سارے مورچے کے ساتھ ساتھ بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ ایک دن کے کامل سکوت کے بعد آج پھر اتحادی طیارے شمالی فرانس میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملوں کے لئے جا دھمکے۔

لنڈن ۱۶ مئی۔ برما و چین کی سرحد پر بیس ہزار چینی فوج نے بڑے زور سے حملہ کیا۔ اور ایک سو بیس میل چوڑائی میں دریائے سالوین کو عبور کر لیا ہے۔ اس اقدام میں صرف ایک چینی سپاہی ضائع ہوا اور جاپانی ہکا بکا رہ گئے۔ اس فوج کا مقصد یہ ہے۔ کہ شمالی برما میں جنرل سٹلول کی فوج سے جا ملے۔ جو اس وقت ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

جنوبی چین میں اس وقت مغربی یونن کا علاقہ لڑائی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یہ علاقہ چاروں طرف سے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ جو گیارہ گیارہ ہزار فٹ بلند ہیں۔ برما و چین کی سرحد پر جاپانیوں نے جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ اور لاشیو سے ایک سو تیس میل شمال مغرب میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ چینی وہ توپیں استعمال کر رہے ہیں۔ جو امریکہ نے ہوائی جہازوں کے ذریعہ ان کو پہنچائی ہیں۔ کوہیما کے محاذ پر دشمن سے بعض اہم جگہیں چھین لی گئی ہیں۔ اور اب شہر سے باہر ایک اہم پہاڑی سے اسے نکالنے کی کوشش جاری ہے۔

الجیرس ۱۵ مئی۔ گزشتہ شب جنرل ڈیگال نے یہاں اعلان کیا۔ کہ اٹلی میں فرانسیسی دستوں کو کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ اور انہوں نے گیٹو کے کنارے کے ساتھ نیچے آنے والی سڑک کے ایک اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دشمن کے بہت سے سپاہی پکڑ لئے ہیں۔ جنوب میں آٹھویں فوج نے بھی اس سڑک کو کاٹ رکھا ہے۔ آٹھویں فوج نے اپنے مورچے دو ہزار گز اور آگے بڑھا لئے ہیں۔ جو چوڑائی میں چار میل ہیں اتحادیوں نے کئی دریاؤں پر تو نئے پل بنا لئے ہیں۔ اور بعض کی مرمت کر لی ہے۔

ماسکو ۱۶ مئی۔ ناروے کے شمالی کنارے کے پاس روسی طیاروں نے ایک جرمن جہازی قافلہ کو دیکھا جس میں سولہ رسد بردار اور ۲۵ حفاظتی جہاز تھے۔ اور اسپر حملہ کر دیا۔ تین رسد کے جہاز جن کا مجموعی وزن ۱۹ ہزار ٹن تھا ڈوب گئے۔ تین فوج بردار جہازوں کو آگ لگ گئی۔ روسی طیاروں نے دشمن کے بعض اور ٹھکانوں پر بھی حملہ کیا۔

واشنگٹن ۱۶ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ امریکن طیاروں نے جاپان کے شمال میں کیوریلیز کے جزیرہ پر حملہ کیا۔ جاپانی ہوا مار توپوں نے خوب سرگرمی دکھائی مگر امریکن بمباری سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ جاپان کے جنوب میں ٹرک کے جزیرہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ پوناپے کے جزیرہ میں بھی جاپانی ٹھکانوں کی خبر لی گئی۔ بحر الکاہل میں قریباً ہر جگہ دشمن کو کافی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔

ماسکو ۱۶ مئی۔ روس میں اسوقت کوئی میدانی لڑائی نہیں ہو رہی۔ نیز روسی طیارے بہت سرگرمی دکھا رہے ہیں۔